مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر اس دین کا بڑا مدار ہے جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتے ہو، ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑ لو (اور دوسرے) جب تنہا ہوا کرو جہاں تک ممکن ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ ہی کیلئے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھو۔

(اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

جلد ۱

۵ تا ۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۸ تا ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء

۳۶
شمارہ ۵

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی کا بیان

فائدہ کسریٰ ملک فارس کے بادشاہ کا لقب ہے اور قیصر ملک روم کے اور نجاشی ملک حبشہ کے بادشاہ کا۔ کسریٰ شاہ فارس کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا والا نامہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ روانہ فرمایا تھا۔ کسریٰ نے آپ کے والا نامہ مبارک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر بد دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے فرما دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شاہ روم کے پاس دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ گرامی نامہ اقدس ارسال ہوا۔ وہ باوجود یقینِ نبوت کے ایمان نہیں لایا۔ نجاشی شاہ حبشہ کے پاس عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ خط بھیجا جیسا کہ مواہب لدنیہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہ نجاشی نہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الجنازہ پڑھی۔ یہ اور نجاشی ہیں۔ ان کے اسلام کا حال جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے معلوم نہیں ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والا نامہ جات تو متعدد ہیں جو کتب سیر و حدیث میں مفصل مذکور ہیں۔ گرامی نامہ جات کو بعض لوگوں نے مستقل تصانیف میں جمع بھی کر دیا ہے۔ حدیث بالا میں تین والا نامہ جات کا ذکر ہے۔ جن کا مختصر ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک والا نامہ کسریٰ کے نام ہے فارس کے ہر بادشاہ کا لقب کسریٰ ہے جو مجوسی ہو۔ اس کسریٰ کا نام اپرویز تھا جو نوشیروان کا پوتا تھا والا نامہ کا مضمون حسب ذیل تھا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم من محمد رسول الله الى كسرىٰ عظيم فارس سلام على من اتبع الهدىٰ وآمن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ادعوك بدعاية الله فاني انا رسول الله الى الناس كافة لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان توليت فان عليك اثم المجوس (زرقانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کسریٰ کے نام جو فارس کا بڑا (اور سردار) ہے (سلامتی اس شخص کیلئے ہے جو ہدایت اختیار کرے اور اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بندے اور رسول ہیں میں تجھ کو اللہ کی پکار (یعنی کلمہ) کی دعوت دیتا ہوں اس لئے کہ میں اللہ کا وہ رسول ہوں جو تمام جہان کی طرف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے دل زندہ ہیں (یعنی ان میں لوگوں کو ڈرائے جن کے دل زندہ ہیں (یعنی ان میں کچھ عقل ہے کہ بے عقل آدمی بمنزلہ مردہ کے ہے) اور تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت کافروں پر پوری ہو جائے اور کل قیامت میں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہم کو علم نہ ہو سکا) تو اسلام لے آ کر سلامتی سے رہے اور نہ تیرے اتباع مجوس کا بھی وبال تجھ پر ہو گا کہ تیرے اقتدار میں گمراہ ہو رہے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ——— ۶۰ روپیہ

ششماہی ——— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ——— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ——— ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور

شام ——— ۲۲۵ روپیہ

یورپ ——— ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ——— ۲۷۰ روپیہ

افریقہ ——— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ——— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی نمبر ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ حکیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

(۱) خصائل نبوی ﷺ ——— حضرت شیخ الحدیث۔ ——— ۲

(۲) افادات عارفی ——— حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی۔ ——— ۳

(۳) ابتدائیہ ——— عبدالرحمٰن یعقوب باوا۔ ——— ۵

(۴) قرآن کا بلند ترین علمی مقام ——— سید صبور علی ندوی۔ ——— ۷

(۵) فضائل مدینہ ——— محمد محسن زکی۔ ——— ۱۱

(۶) چنیوٹ کانفرنس ——— منظور احمد الحسینی۔ ——— ۱۴

(۷) حیات عیسیٰ علیہ السلام ——— مولانا محمد یوسف لدھیانوی۔ ——— ۱۶

(۸) کاروان ختم نبوت ——— ۱۸

(۹) قومی اخبارات کا مطالعہ ——— ۲۱

(۱۰) گلہائے عقیدت ——— قاری محمد شاہ۔ ——— ۲۳

شعبہ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی ● حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے طریقہ پر چلنے والا کامیاب ہے

ڈاکٹر حضرت عبدالحی صاحب صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا:- (گزشتہ سے پیوستہ) دوسری مثال کہ سمندر میں زبردست طوفان برپا ہے، تلاطم ہے تھپیڑے لگ رہے ہیں۔ بجلی چمک رہی ہے ——— بادل گرج رہے ہیں۔ ایک صاحب جہاز میں بیٹھے ہوئے انتہائی خوفزدہ ہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ اب یہ جہاز ڈوب کر رہیگا اور ہم نہیں بچ سکتے، اسی حالت میں وہ لرزاں و ترساں کیپٹن کے کمرے میں پہنچ گیا کیا دیکھتا ہے کہ کیپٹن صاحب نہایت آرام سے بستر پر لیٹے ہوئے اخبار پڑھ رہے ہیں اس شخص نے جاتے ہی کہا کہ صاحب! آپ غضب کر رہے ہیں جہاز تلاطم اور طوفان میں پھنسا ہوا ہے، ڈوبنے کا شدید خطرہ ہے اور آپ اپنے کمرے میں آرام سے لیٹے ہوئے ہیں، کیپٹن نے آرام سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ تم نو وارد معلوم ہوتے، معلوم ہوتا تم نے پہلے کبھی بحری جہاز کا سفر نہیں کیا ہم روز اسی طرح سفر کرتے ہیں روزانہ یہی سمندر اور یہی تلاطم ہوتا ہے یہی امواج اور تاریک راتیں ہوتی ہیں۔ ہمارا کمپریسر ٹھیک کام کر رہا ہے ہمارے جہاز کا پاور پوری قوت کے ساتھ کام انجام دے رہا ہے۔ آپ فکر نہ کریں ہم صبح، بچے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ تم جاؤ اور اطمینان سے لیٹ جاؤ اس سے معلوم ہوا کہ جس مومن کا رُخ قبلہ کی طرف ہے اور اس کا تعلق گنبد خضرا والے سے ہے اور آپؐ کے طریقے پر چلنے والا ہے اس کو کیا پرواہ اور کیا ڈر، وہ جہاز جس کے چلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، وہ کبھی نہیں ڈوب سکتا چاہے جتنی موجیں آئیں شب تاریک کیوں نہ ہو۔

چہ غم دیوار اُمت را کہ دارد چوں تو پشتیباں!
چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں

ترجمہ:- اس امت کو کیا غم ہے جو آپؐ جیسا سہارا رکھتی ہو اور سمندر کی موجوں سے اُس کشتی کو کیا ڈر جس کا ملاح اور محافظ نوح علیہ السلام جیسا ہو۔ (ناقل) جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اُس امت کے پشتیباں ہیں تو پھر اس کو کیا ڈر ہے اب کشتی ڈوب نہیں سکتی۔ انشاء اللہ۔

فرمایا:- جتنے اعمال و حرکات انسانیت سوز ہیں وہ گناہِ کبیرہ ہیں۔ گناہ کبیرہ کے کرنے سے انسان اسفل السافلین تک جا پہنچتا ہے اور حیوانات سے بھی بدترین ہو جاتا ہے۔ تمام انسانوں کو انسانیت سوز امور سے عموماً اور مسلمانوں کو خصوصی طور پر بچنا چاہیئے۔ اس پر حضرت تھانوی رح نے فرمایا کہ اگر کوئی گندی چیز سڑ جائے تو اس سے اتنا نقصان نہیں کیونکہ وہ پہلے سے سڑی ہوتی ہے لیکن اگر ایک لطیف چیز مثلاً حلوا یا انڈے وغیرہ کا) سڑ جائے تو اس میں جلد اور زیادہ تعفن پیدا ہوتا ہے تو اسیطرح سے مسلمانوں کی بداعمالیاں زیادہ تعفن پیدا کرتی ہیں.... بنسبت کفار و مشرکین کی بد اعمالیوں کے، وجہ یہ ہے کہ مسلمان صاحب ایمان تھے ان کے پاس صلاحیت و استعداد

باقی صفحہ ۱۲ پر

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام

علی من لا نبی بعدہ

۷۳ء کا آئین — ہمارا مؤقف

کون نہیں جانتا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے کتنے جتن کرنے پڑے اور کن کٹھن حالات سے گزرنا پڑا۔ اب کچھ لوگ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اہمیت کو کم کرانے کی کوشش میں ہیں کسی کے نزدیک ۱۹۷۳ء کا آئین مردہ گھوڑا ہے اور کسی کے نزدیک مذکورہ آئین لائبریری کی زینت ہے اور ایک فارمولا پچھلے دنوں یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ ۳۰،۷۳ء کے آئین کو چھوڑ کر کوئی نیا سیاسی سمجھوتہ کیا جائے۔ ان تمام باتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پس منظر میں کوئی ہاتھ ایسا کام کر رہا ہے جو آئین کو کمل منسوخ کرانے کے درپے ہے۔ حالانکہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے واشگاف الفاظ میں یہ پہلے بھی اعلان کیا تھا کہ ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ نہیں ہوا اور اب بھی گذشتہ دنوں لاہور میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے الفاظ دہرائے۔

ہم یہ بات صاف واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف کسی قسم کی بات سننا نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ یہ آئین ہمارے لئے ایک مقدس دستاویز ہے۔ یہ آئین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اس کے علاوہ اس آئین کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی گئی ہیں۔ ماؤں کی سسکیاں، بہنوں کے آنسو، عورتوں کے سہاگ نے اس آئین کی آبیاری کی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی دوسری ترمیم کو ہمارے زعماؤں نے اپنے تازہ لہو سے رقم کیا ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کیا یہ تمام باتیں آسانی سے بھلائی جا سکتی ہیں۔

۱۹۷۳ء کے آئین میں قادیانیوں کو اتنی آسانی سے غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک طویل جد وجہد کارفرما رہی ہے، اس کی سنگینی کا احساس اسے ہی ہو سکتا جو اس خطرناک وادی سے گذرے ہوں گے اور جنہوں نے اس کے لئے دن رات ایک کئے ہوں گے۔

ہم نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے بھی سیاست شروع کر دی ہے ایسا ہرگز نہیں۔ ہمیں مروجہ سیاست سے کوئی واسطہ نہیں حکومت جانے اور سیاستدان یہ آئین ہمیں اس لئے جان سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ اس کے ساتھ ہماری ایک تاریخ وابستہ ہے۔ ہم نے ایک مشکل دور گذار کر وہ منزل پائی ہے جس کے لئے مفکر پاکستان علامہ اقبال رحمہ اللہ نے بھی مطالبہ کیا تھا کہ "قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو" کیا اب وہ مقصد حاصل ہو

ابتدائیہ

کے بعد اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلا دیں اور آئین کو تباہ و برباد کر دیں اور حاصل کی ہوئی چیز کو گم کر دیں۔
کیا ہم شہدائے ختم نبوت کی امانت کا تحفظ نہ کریں!

ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ——— آخر کاغذ کا معمولی ٹکڑا بھی قرآن کریم کی آیت لکھے جانے کے بعد مقدس بن جاتا ہے ——— تو کیا وہ آئین جو حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کی ضمانت دیتا ہو وہ لائق احترام نہیں! وہ مقدس نہیں کہلا سکتا! جس طرح اس کاغذ کے ٹکڑے کا جس میں کلام اللہ کی آیت تحریر کی گئی ہو، اس کی حفاظت لازم ہے، اسی طرح وہ آئین جو عقیدہ ختم نبوت کا اعلان کر رہا ہو، اس کا تحفظ بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔

ہم ان تمام راہنماؤں سے عرض کریں گے کہ وہ کوئی ایسا مطالبہ ہرگز نہ کریں جس سے ۱۹۷۳ء کے آئین کو نقصان پہنچے۔ اور حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے بحال کرے تاکہ کوئی نیا فتنہ جنم نہ لے ———

وقت کی نزاکت کو پہچانیے۔

وطن عزیز پر گہرے اور خطرناک بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ہم نے گزشتہ ایک اشاعت میں حالات کا تجزیہ بھی کیا تھا۔ ان حالات کا تجزیہ بھی کیا تھا۔ ان حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں نہ ہوں بلکہ اتحاد و اتفاق کی دعوت دیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری باتیں صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہیں۔

گزشتہ چند دنوں سے فرقہ واریت کے خطرناک واقعات ہو رہے ہیں۔ جنہیں ہم دہرانا نہیں چاہتے اخبارات میں اس کی تفصیل آ چکی ہے۔ یہ تعصب کی فضا کسی بھی طرح ملک کے مفاد پر نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں کوئی خفیہ ہاتھ باقاعدہ منظم طریقہ پر سازش کر رہا ہے اور بے چینی پھیلانے کا کام انجام دے رہا ہے

ہم تمام حضرات سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ تعصب پھیلا کر وہ کون سی خدمت انجام دیں گے؟ قادیانیت عفریت اور کمیونسٹ سرخ سامراج بالکل تیار کھڑے ہیں اور اس بات کے انتظار میں ہیں کہ یہ آپس میں الجھ پڑیں تاکہ موقع ہاتھ آئے ———

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ حالات ہمارے سامنے ہوتے ہوئے بھی ہم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ جس سے نہ صرف دشمنوں کو اپنا کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بنتا ہے۔

ہم اس سلسلے میں تمام مکتب فکر کے علمائے کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ حالات کی نزاکت کو پہچانیں اور اپنی موجودہ روش پر نظر ثانی کریں۔ خود اپنا احتساب کریں کہیں کس آپ کی سرگرمیوں سے دشمن تو فائدہ نہیں اٹھا رہا! خدارا افتراق کو چھوڑئے تعمیری کام کیجئے اور متحد ہو کر دشمن کے عزائم کا سدباب کیجئے اسی میں ہم سب کی خیر ہے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مقالہ

قرآن کا بلند ترین علمی مقام

سید صبور علی ندوی مدظلہ

انسانی بچہ جب آنکھ کھولتا ہے تو ہر چیز کو حیرت و استعجاب سے دیکھتا ہے۔ جب وہ بولنا شروع کرتا ہے تو ہر نظر آنیوالی چیز کے بارے میں سوالات کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت جاننا چاہتا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نامعلوم کا علم حاصل کرنا انسان کی فطرت ہے۔

بچہ جب اپنے ننھے منے دماغ سے ان حقائق کو نہیں سمجھ پاتا تو وہ اپنے بڑوں اور جاننے والوں سے معلومات حاصل کرتا ہے چنانچہ کتاب فطرت قرآن مجید نے بھی انسانوں کو اسی فطری طریقہ کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اگر تم علم نہ رکھتے ہو تو اہل علم و اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو

قرآن دنیا کی وہ کتاب ہے جس نے انسان کو علم حاصل کرنے اور جہالت دور کرنے کی جگہ جگہ دعوت دی ہے۔ علم رکھنے والوں اور جہالت میں بھٹکنے والوں کا فرق بتایا ہے۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟

بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھا کر قرآن نے کہا کہ ہماری آیات صرف علم اور عقل والی اور غور و خوض اور تدبر کرنے والی قوم کے لئے ہیں آیات ملاحظہ ہوں۔

(1) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ بلاشبہ اس میں آیات ہیں ایسی قوم کے لئے جو علم رکھتی ہے۔

(2) "اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ" بلاشبہ اس میں آیات ہیں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے۔

---

(3) "اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ" بلاشبہ اس میں آیات ہیں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتی ہے۔

دین فطرت نے واضح طور پر بتا دیا کہ علم حاصل کرنا جہالت کی لعنت کو اپنے سے دور کرنا کائنات کا مشاہدہ کرنا اس کے سربستہ راز معلوم کرنا انسانی فطرت ہے۔ کائنات اور اسکے جملہ حقائق کے مشاہدہ اور مطالعہ کا نام علم ہے اور اس سے آنکھیں بند کرنے کا نام جہالت ہے۔

پہلے قرآن نے انسان کو اپنے حواس خمسہ کے ذریعہ علم اور مشاہدہ کی دعوت دی ہے تاکہ وہ حقائق کا صحیح ادراک کر سکے۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَاۤءِ كَيْفَ رُفِعَتْ۔ الخ

کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی تخلیق کی گئی ہے؟ (اور کیا یہ لوگ) آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کو بلند کیا گیا ہے؟ اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی سطح بنائی گئی ہے؟ اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے ان کو نصب کیا گیا ہے؟

اجرام فلکی کا خوب مشاہدہ کرو۔ چاند کو دیکھو سورج کو دیکھو، ستاروں کو دیکھو، سیاروں کو دیکھو، کہکشاں کو دیکھو بروج کو دیکھو، افلاک کو دیکھو، گہرائی سے مطالعہ کرو، کائنات کی تخلیق میں کیا اے انسانو! تم کو کہیں نقص اور خرابی یا اس کے نظام میں فطور یا بگاڑ نظر آتا ہے
اس مضمون کی حامل آیات ملاحظہ ہوں۔

مقالہ

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ

تو رحمان کی تخلیق و بناوٹ میں کوئی تفاوت نہیں دیکھے گا۔ نگاہ کو لوٹا کر دیکھ، کیا تجھ کو کوئی بگاڑ نظر آتا ہے؟

قرآن نے کہا کہ کائنات کے مشاہدہ اور زمین کی سیاحت سے انسان میں علم و بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں سے مشاہدہ کرنے سے دل میں بصیرت کی جڑیں گہری ہو جاتی ہیں اور اگر اس طریقہ کار کو ترک کر دیا جائے تو بظاہر چہرے پہ آنکھیں تو بینا نظر آتی ہیں لیکن وہ قلب نابینا ہو جاتا ہے جو سینہ کے اندر ہوتا ہے۔ اور قلب کا بینائی سے محروم ہونا ہی اصل جہالت، محرومی اور گمراہی ہے۔ آیات ملاحظہ کیجئے:-

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَھُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِھَا، اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ

(سورۂ حج)

کیا یہ لوگ زمین گھومے پھرے نہیں کہ ہو جاتے ان کے دل ایسے کہ وہ ان سے (صحیح معنی میں) عقل کا کام لیتے۔ یا ان کے کان ایسے ہو جاتے کہ (صحیح معنی میں) وہ ان سے سماعت (حق) کا کام لیتے۔ کیونکہ بلا شبہ (چہرے کی) آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینے میں ہوتے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

جو لوگ قلب سے حقائق کو سمجھنے آنکھوں سے اندرونی حقائق کو دیکھنے اور کانوں سے حقائق کے سننے کا کام نہیں لیتے وہ فطرت انسانی سے بغاوت کرتے ہیں، انسانیت کو اسکے اعلیٰ وارفع مقام سے گرا کر جانوروں اور چوپایوں کی سطح پر لے آتے ہیں اور اس مقام پر وہ چوپایوں سے زیادہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ جہالت اور غفلت کے سمندر کی تاریکیوں میں غرق ہو جاتے ہیں ان کے ذہن اتنے تاریک ہو جاتے ہیں کہ پھر علم کی روشنی اور ہدایت کا نور ان تک نہیں پہنچ پاتا۔ آیات ملاحظہ کیجئے۔

لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ

(سورۃ اعراف)

ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعہ سمجھ اور تفقہ کا کام نہیں لیتے، اور ان کی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعہ (حقائق کی) بصارت کا کام نہیں لیتے اور ان کے کان بھی ہیں لیکن وہ ان کے ذریعہ (حق) کی سماعت کا کام نہیں لیتے ایسے ہی لوگ چوپایوں کی مانند بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہوتے ہیں اور ایسے ہی لوگ درحقیقت غافلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

حواس خمسہ کے ذریعہ حصول علم اور وصول الی الحق پر زور دینے کے بعد قرآن مجید نے ایک اہم نکتہ کی وضاحت کی کہ حواس خمسہ کی اہمیت اپنی جگہ مسلم لیکن کہیں صرف ان ہی ذرائع پر تکیہ نہ کر لینا اور یہ مت سمجھ لینا کہ کائنات کے جملہ علوم کے حصول کے بس یہی ذرائع ہیں بلکہ ان کی افادیت کے ساتھ ان کے نقص کے پہلو کو بھی نظر انداز مت کرنا اور وہ نقص ہے ظن و تخمین کی غلطی اور ان سے حاصل ہونے والے غلط نتائج۔

علم و سائنس کی تاریخ گواہ ہے کہ ظن و تخمین کی غلطیوں کی وجہ سے سائنس میں غلط اور صحیح دونوں قسم کے نظریات قائم ہوتے اور نتائج ثابت ہوتے رہے ہیں۔ ماضی میں زمین کی ساخت اجرام فلکی وغیرہ کے جو نظریات قائم کئے گئے تھے وہ آج بدل گئے۔ سائنس اور آلات کی ترقی نے نئی معلومات اور نئے نتائج اخذ کئے پرانوں کو رد کر دیا۔ جو اشیاء انسانی آنکھ سے نظر نہیں آتی تھیں وہ خوردبین کی ایجاد کے بعد دریافت ہوئیں۔ جو چیزیں آج دریافت نہیں ہوئیں وہ کل دریافت ہوں گی۔ لہٰذا انسانی ذرائع علم کو ہم ہر دور اور تہذیب کے لئے اٹل اور غیر متزلزل اور ناقابل تبدیل نہیں کہہ سکتے اس اہم نکتہ کی طرف قرآن نے اس طرح اشارہ کیا۔

(۱) مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ

ان لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہے وہ تو محض اٹکل سے کام چلاتے ہیں۔

(۲) وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔

اور بلا شبہ ظن حق کے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

قرآن نے مزید وضاحت کرتے ہوتے ہوئے کہا کہ انسانی ذرائع کائنات کے تمام اسرار سے پردہ اٹھانے سے قاصر ہیں ان کے ذرائع

ختم نبوت

مقالہ

محدود ہیں اور ہم نے خود انکو محدود علم دیا ہے۔

اب یہی دیکھو کہ وہ انسانی جسم کا مشاہدہ اور تجربہ تو کر سکتا ہے۔ مگر انسانی جسم میں جو چیز زندگی پیدا کرتی ہے۔ اور جو اسے زندگی سے محروم کر دیتی ہے وہ اس کے بارے میں ہم سے پوچھتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے اس کی حقیقت کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ (اے محمدؐ) یہ لوگ آپ سے روح
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ
مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ کہہ دیجئے کہ روح کا تعلق میرے رب
کے "امر" سے ہے اور حالت یہ ہے کہ تم کو علم میں بہت قلیل حصہ دیا گیا ہے۔

نام نہاد مذہبی تاجروں اور ان کی

کتابوں کا انجام

انسانی علم کے اس ناقابل تردید نقص کی وضاحت کے بعد قرآن نے بتایا کہ اب وحی الٰہی اور کتاب الٰہی ہی علم حاصل کرنے کا شک و شبہ سے پاک ذریعہ ہے اور یہی قرآن کی امتیازی شان ہے کہ نقص۔ جہالت اور باطل کسی سمت سے قرآن میں داخل نہیں ہو سکتا ارشاد خداوندی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَا يَاْتِيْهِ اور بے شک یہ (قرآن) غالب
الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ (محترم) کتاب ہے نہ باطل اس کے
خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ سامنے سے آسکتا ہے اور نہ اس کے
پیچھے سے۔ یہ تو اتارا ہوا ہے حکیم وحمید (صفات والے خدا) کی طرف سے۔

گویا کہ یہ قرآن کے مضامین، اس کے الفاظ اور تمام ہیئت ترکیبی میں ملاوٹ کے امکان کو ختم کرنے کے اعلان ہے اور آیت میں مزید وضاحت کے ساتھ اس مضمون کی تشریح کر دی گئی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ بلاشبہ ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل
لَحٰفِظُوْنَ ۝ کیا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دیگر کتابوں کی حفاظت کا وعدہ خدا نے نہیں کیا تھا تو دیکھئے دین کے تاجروں اور مذہبی بہروپیوں نے ان ادیان اور ان کی کتابوں کی کیا درگت بنائی۔ ایک انجیل سے چار اناجیل ہو گئیں اور خود عیسائیوں کے ماہرین نے ان اناجیل میں ہزاروں تضاد شمار کر کے رپورٹ مرتب کی۔ اسی طرح تورات و زبور میں ترمیم تحریف و اضافوں کے ذریعہ ان لوگوں نے انکی خدائی حیثیت کو خود ہی ختم کر دیا۔

رسول پاکؐ نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ مسلمانوں میں پیدا ہونے والے دین کے تاجر اور علمائے سوء بھی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے وہ قرآن میں لفظی تحریف تو قرآن کے حفاظت کے وعدہ کی وجہ سے نہیں کر سکیں گے لیکن دین میں اختلافات اور فتنے پیدا کر دیں گے اس لئے قرآن نے بھی ایمان والوں کو مخاطب کر کے دین کے تاجروں کے ہتھکنڈوں کو بے نقاب کیا اور ان سے ہر دور میں ہوشیار رہنے کی تاکید کی چنانچہ ارشاد ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا اے ایمان والو بلاشبہ بیشتر احبار
مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ (علمائے یہود) اور راہب (ترک
اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ دنیا کرنے والے نام نہاد صوفیاء
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ جوگی وغیرہ) خوب کھاتے ہیں لوگوں
کے مال باطل طریقہ سے اور روکتے
ہیں اللہ کے راستہ سے۔

پھر لوگوں نے اندھی عقیدت کے تحت شیطان صفت علماء، صوفیوں، پیروں، فقیروں اور پادریوں کو اللہ کی طرح خدا ارباب بنا لیا۔ ان کی قبروں کی عبادت و پوجا شروع کر دی اور قبر پرستی اور اس کی متعلقہ رسومات کی بنیاد ڈالی اور حقیقی خدا کو ان خود ساختہ خداؤں کی آڑ میں چھپا دیا۔ چنانچہ قرآن نے اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اور انہوں اپنے احبار اور رہبان
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ کو خدا بنا لیا اللہ کو چھوڑ کر۔

علم خداوندی

قرآن مجید نے اپنی متعدد آیات میں علم خداوندی کی وہ امتیازی خصوصیات بتائی ہیں۔ جس میں غیر اللہ شریک نہیں ہو سکتے

نہ کوئی ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس کو کائنات کی ہر ظاہر اور مخفی چیز کا علم ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں، اسکی دھڑکنوں اور اس کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے۔ وہ ہر جگہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ ہر چیز دیکھتا ہے ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔ ان خصوصیات کی حامل آیات کا مطالعہ کیجئے۔

(۱) یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اس کا جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔

(۲) یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ اللہ علم رکھتا ہے اس کا جو خشکی میں ہے اور جو سمندر میں

(۳) وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو اور اللہ جو کچھ تم کام کرتے ہو اس کو دیکھنے والا ہے۔

(۴) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔ اللہ غیب کا اور ظاہر کا علم رکھنے والا ہے۔

(۵) يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۔ اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور اس کو جو سینے میں چھپاتے ہیں۔

(۶) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۔ اللہ جانتا ہے جو ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اللہ جتنا چاہے۔

جب اللہ تعالیٰ کے علم کا نہ کوئی احاطہ کر سکتا نہ اس کی علمی صفات میں کوئی اس کی برابری کر سکتا تو اس کی کتاب جیسی کوئی کتاب بھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے کلام میں کسی قسم کی علمی لغزش اس کی صداقت میں جہالت کی آمیزش۔ اس کے حقائق کی تردید نا ممکن ہے۔ اسی لئے قرآن نے قیامت تک کے لئے انسان و جنات کو چیلنج کیا ہے کہ تم اس جیسی کتاب لے آؤ یا اسے مشکوک ثابت کرو چنانچہ قرآن نے وضاحت سے کہا۔

(۱) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ اور اگر تم کو شک ہے اس (کتاب) کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر نازل کی ہے تو اس جیسی ایک سورت ہی لے آؤ اور اللہ کے مقابلے میں اپنے گواہوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو۔

نزول قرآن کے زمانہ میں کئی کفار نے اس چیلنج کا مقابلہ کیا۔ مگر ناکام رہے اور منہ کی کھائی چنانچہ چیلنج کے بعد مقابلہ کا حشر بھی بتا دیا کہ قیامت تک کسی دور اور کسی تہذیب میں تمام انس و جن اجتماعی طور پر بھی قرآن جیسی کتاب نہیں بنا سکیں گے۔ ارشاد ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ (اے محمدؐ) آپ کہہ دیجئے اگر تمام انس و جن اس مقصد کے لئے جمع ہو جائیں کہ قرآن جیسی مثل لے آئیں تو بھی وہ اس کی مثل نہیں لا سکتے خواہ وہ آپس میں (اس مقصد کے لئے) ایک دوسرے کے مدد و معاون کیوں نہ ہوں۔

قرآن کا بلند ترین علمی مقام تو واضح ہو گیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اور قرآن میں کیا کیا امتیازی خصوصیات ہیں جو اس کو تمام کتابوں سے ممتاز کرتی ہیں؟ ترچند بڑی خصوصیات خود قرآن کی زبان میں سن لیجئے

(۲) قرآن میں کسی بھی اعتبار سے کوئی خامی یا نقص نہیں ہے۔

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ۔ ہم نے کتاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ہے۔

(۳) قرآن کا عنوان۔ عنوان کائنات ہے۔ جو کچھ کائنات میں ہے وہ قرآن میں ہے۔ قرآن نے ہر مضمون کو وضاحت سے اور کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ ارشاد ہے۔

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (یہ قرآن) ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے۔

قرآن کے دو عجیب و غریب پہلو اور بھی ہیں کہ وہ راہ حق کے متلاشیوں اور قدر دانوں نیز ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفا اور رحمت ہے اور نا قدروں، سنگدلوں اور ظالموں کے لئے خسارہ کا موجب ہے۔ ارشاد ہے۔

معلومات

محمد محسن ٹونکی

فضائل مدینہ تشبیہات کے آئینہ میں

"اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا" (بخاری)

ترجمہ:۔ ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹنے لگا جس طرح سانپ بل کی طرف سمٹتا ہے۔

ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر یقینِ کامل رکھنے کو کہتے ہیں۔ یعنی محض اللہ تعالیٰ کے وجود کو ماننا نہیں بلکہ آگے اس حیثیت سے ماننا کہ وہی واحد اللہ ہے۔ لا شریک ہے۔ معبود۔ مسجود اور مطاع ہے آمر و ناہی —— ہے۔ سمیع و بصیر اور مجیب الدعوات ہے۔ غفار و آمرزگار ہے۔ خطا بخش اور پوزش پذیر ہے۔ علیم و خبیر ہے۔ مقصد و نیت اور فکر و خیال بھی اس سے مخفی نہیں۔ روزِ جزا کا مالک اور محاسبِ حقیقی ہے۔ یہ ایمان باللہ ہے۔ ایمان محض سطحی نہ ہو۔ بلکہ تہہ نشین بھی ہو۔ ہر رگ و پے میں۔ ہر موئے تن میں اور دل کی گہرائیوں میں پوری طرح جذب ہو۔

رسول کو ماننا بھی ایمانیات کا ایک جز ہے۔ اس حیثیت سے کہ وہ "رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ" ہے۔ ہادی و رہنما اور بشیر و نذیر ہے۔ رسالاتِ رب کا مبلغ ہے۔ کتاب و حکمت کا معلم ہے۔ جو تعلیم اس نے دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ برحق اور واجب التسلیم ہے۔ اسی ایمان بالرسالت میں ملائکہ۔ انبیاءِ کرام۔ کتبِ الٰہیہ خصوصاً قرآن مجید۔ یوم آخرت اور تقدیر پر ایمان لانا شامل ہے۔

بعث بعد الموت کو ماننا اس حیثیت سے کہ دنیا کی زندگی میں کئے ہوئے اعمال کا حساب محاسبِ حقیقی کو دینا ہے۔ اور اس محاسبہ میں ہر نیک و بد کو جزا اور سزا ملنی ہے۔ یہ بھی یقین رکھنا ضروری ہے کہ بخشش کا دار و مدار حسنِ عمل پر نہیں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم پر ہے۔ یہ ایمان اخلاق اور سیرت و کردار کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر ایک پاکیزہ زندگی کی عمارت قائم ہو سکتی ہے۔ ایمان اور عمل صالح لازم و ملزوم ہیں۔ ایمان اگر ایمان ہے تو عمل صالح سے۔

اسی طرح عمل صالح عمل صالح ہے تو ایمان سے۔ قرآن مجید میں ایمان کے بغیر کسی عمل کو صالح نہیں کہا گیا۔ اور نہ عمل بلا ایمان پر کسی اجر کی امید دلائی گئی ہے۔

حقیقی ایمان کی وضاحت درج ذیل قرآنی آیات سے ہوتی ہے۔

① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا (الحجرات) — مومن تو حقیقت میں وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر شک میں نہ پڑے۔

② اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ (حٰمٓ السجدہ) — جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ گئے۔

③ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ (البقرۃ) — مومن سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

④ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا — (اے نبیؐ) تمہارے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ جب تک کہ اپنے باہمی اختلاف میں تمہیں حکم نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ

تَسْلِیمًا ۔ (النساء) کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی
﴿ ﴾ ﴿ تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سرتا سر تسلیم
﴿ ﴾ ﴿ کرلیں ۔

حقیقی اور غیر حقیقی ایمان کی وضاحت ایک ہی آیت کریمہ میں اس طرح کی گئی ہے ۔

⑤ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ (النساء)

کیا حضرت نوح علیہ السلام کے اندر روحِ ایمان کی کمی تھی یا اُن کے ایمان میں جاہلیت کا کوئی شائبہ تھا۔ (نعوذ باللہ) حضرت نوحؑ کی اخلاقی رفعت دیکھئے کہ ابھی جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے غرق ہوا ہے۔ اُن کا جگر ریش ریش اور دل پارہ پارہ ہے لیکن (اِنِّی اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ) کا بمصداق انتباہ سنتے ہی وہ اُس طرزِ فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضا ہے ۔ اِس سے مومن کی ذہنیت اور اندازِ فکر کا پتہ چلتا ہے ۔

کیا اُس چرواہے کے دل میں ایمانی کیفیت نہ تھی جو والہانہ طور پر خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا کہ "اگر تو مجھے محسوس شکل میں نظر آجائے تو میں تجھے پیار کرو۔ نہلاؤں۔ کپڑے پہناؤں اور بالوں میں کنگھی کروں" چرواہے کا دل کشش محبت سے کس قدر موجزن تھا اور اُس میں کس شدت کا ہیجان برپا تھا ۔ لیکن موسیٰؑ کے ڈانٹتے ہی اُس تمام جوش و خروش ٹھنڈا ہو گیا۔ اور وہ مایوس ہو کر ایک طرف چلا گیا۔ اس پر خطاب الٰہی ہوا ۔ کہ اے موسیٰؑ۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

موسیٰ علیہ السلام اور چرواہے کی ایمانی کیفیات جدا جدا تھیں ۔

ایمان کوئی ساکن اور جامد شے نہیں ہے۔ اسے نشو و نما بھی حاصل ہوتا ہے اور اس کی جان بھی نکلتی ہے۔ حکم الٰہی کے سامنے جب آدمی پیکر تسلیم و رضا بن جائے تو اُس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ (وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ آیَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا) ہر اس موقع پر جب کوئی چیز آدمی کی مرضی کے خلاف۔ اس کی مانوس عادتوں کے خلاف اس کے مفاد اور لذت و آسائش کے خلاف۔ اُس کی محبت و الفت کے خلاف کتاب اللہ اور ہدایتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ملے اور آدمی اُسے قبول کر کے فرمانِ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلنے کے بجائے اپنے آپ کو بدل ڈالے اور اُس کی قبولیت میں تکلیف برداشت کرے تو اُس سے آدمی کے ایمان کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے ۔ اس کے برعکس اُس کے ایمان کی جان نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔

قرآنِ کریم کے ان جملوں پر ذرا غور کیجیے ۔

① وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ ② وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ
③ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۔ ④ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ۔

ان جملوں میں بازگشت اور رجعت کی تاکید و تکرار کیوں ہے ۔ یہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہے کہ ایمان کو بہرحال بچایا جائے ۔ اوّلین فکر ایمان کی سلامتی کی ہونی چاہیئے ۔ اگر جان بچانے کے لئے ایمان کھو آئے تو نتیجہ کچھ اور ہے اور ایمان بچانے کے لئے جان کھو گئے تو انجام کچھ اور ۔ لہٰذا فکر اس بات کی کرنی چاہیئے کہ ہماری طرف جب پلٹو گے تو کیا لے کر پلٹو گے " جان پر قربان کیا ہوا ایمان یا ایمان پر قربان کی ہوئی جان " میری فہم ناقص میں حدیث گرامی کا مفہوم یہ ہے کہ اس نمائش گاہِ خیر و شر سے اخیار رخصت ہو جائیں گے اور اشرار کے شراروں سے اس کی ہوا آتش فشاں اور فضا تنفس گداز ہو جائے گی۔ اس وقت شریر النفس اور خبیث لوگوں پر قیامت ٹوٹے گی اور ایمان تحفظ کے لئے مرکز کی طرف لوٹے گا ۔

اس حدیث گرامی میں تشبیہ حال ہے ۔ تشبیہ حال سے مراد وہ تشبیہ ہے جس میں ایک چیز کی حالت و نوعیت دوسری چیز کی حالت و نوعیت کے مشابہ قرار دی جائے۔ اس میں مشبّہ اور مشبّہ بہ درج ذیل ہیں ۔

مشبّہ	مشبّہ بہ
سمٹی ہوئی حالت میں ایمان کا مدینہ منورہ میں داخلہ	سمٹی ہوئی حالت میں سانپ کا اپنے بِل میں داخلہ

مشبّہ اور مشبّہ کی تعیین سے یہ ثابت ہے کہ ذوالحال مشبّہ اور مشبّہ بہ نہیں ہے بلکہ حال مشبّہ بھی ہے اور مشبّہ بہ بھی ۔ تشبیہ حال کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس میں ذوالحال نہیں حال مشبّہ اور مشبّہ بہ ہوا کرتا ہے اگر ہم ایمان اور

سانپ کو بالترتیب مشبّہ اور مشبّہ بہ قرار دیں تو یہ تعین غلط ہوگی وجہ شبہ کا انتزاع بھی آسان نہیں یوں تو آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ "سمٹی ہوئی حالت" وجہ شبہ ہے۔ مگر یہاں وجہ شبہ واحد نہیں متعدد ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔ درد و سوز۔ خوف و ہراس اضطراب۔ انتشار۔ گرم جوشی۔ احتیاط و نگہداشت۔ یہ سب مشبّہ اور مشبّہ بہ کے مشترک اوصاف ہیں۔ (کما حرف تشبیہ ہے اور مفرد ہے۔ یہ تشبیہ حال کے لئے مخصوص ہے) اس تشبیہ میں بھی پچھلی تشبیہ کی طرح سبق آموزی کا نہایت لطیف اور دلربا انداز موجود ہے۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حد کی نگہداشت کی جائے زبان اس کی ستائش گر اور دل عظمت شناس ہونا چاہیے۔ مدینہ مستقر ہے۔ پرکار ایمان کا نقطہ ہے۔ مدینہ طابہ ہے۔ شرک و کفر کی نجاست سے پاک اور نفاق کی تعفّن سے مطہّر و منزّہ۔ دجّال کے فتنۂ جہاں آشوب سے مامون اور مصدرِ خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہے۔ مدینہ کائنات کے دل آرام کی آرام گاہ ہے۔ اس کی فضیلت کی دلیلِ محکم ہی یہ ہے کہ یہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرمائیں۔ ایک عاشق اپنے معشوق کو بہترین چیز کی پیشکش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دل و جان بھی نذر کر دیتا ہے۔

دل نذر کر چکا ہوں جاں دینے کے ہیں ارمان
آغاز ہو چکا ہے انجام چاہتا ہوں

حدیث گرامی تشبیہی حسن و جمال کے علاوہ محاکاتی حسن و جمال سے بھی مزیّن ہے۔ اس کے پڑھتے ہی ایک خوفناک مگر دلکش منظر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ ایک سریع السیر سانپ بل کی طرف دوڑتا۔ اور پھر روپوش ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ تشبیہ اور محاکات دونوں مشاطہ کی طرح ہیں۔ جن سے عروسِ کلام سنور جاتی ہے۔

حدیث مقدس میں استعمال ہونے والے فعل (تارِزُ) پر بھی غور کیجئے۔ اس فعل میں بچ بچا کر۔ سکڑ سکڑا کر سمٹ سمٹا کر داخل ہونے کا پورا پورا مفہوم موجود ہے۔ دوسرے افعال مثلاً تَسِیرُ۔ تَرجِعُ۔ تَعُودُ۔ تَجْتَمِعُ۔ اور تَنْسَعِیْ وغیرہ اس مفہوم کے متحمل نہیں ہوتے۔ اسی لئے انتخاب روزگار صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار مدعا کے لئے اس فعل کا انتخاب فرمایا ہے۔

زبانِ وحی ترجمان کے سوا کونسی زبان گل فشاں ہے۔ ہماری زبانیں مدینۃ العلم سے گوہر ریزی کی بھیک مانگتی ہیں۔

بقیہ :- کاروانِ ختم نبوت

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۔ اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن سے وہ جو شفا اور رحمت ہے مومنین کے لئے مگر وہ نہیں بڑھاتا ہے ظالموں کو مگر خسارہ۔

☆ ☆ ☆

تاجران دین اور علمائے سوء کی کوئی سازش قرآن کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی اس کی حفاظت لفظی حتیٰ کہ اس کی تشریح و بیان کی ذمہ داری بھی خدا کے اوپر ہے۔ جو محنت کرے گا قرآن اس کے دل دماغ میں داخل ہو جائے گا۔ اور تمام رکاوٹیں خود بخود دور ہو جائیں گی ارشاد ہے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۗ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

(اے محمد ص) عجلت کرتے ہوئے آپ اپنی زبان کو اس (قرآن کی تلاوت) کے ساتھ حرکت مت دیجئے کیونکہ بلا شبہ اس (قرآن) کو جمع اور اس کو پڑھوانے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تو جب ہم اسکو آپ کو پڑھوا دیں تب آپ دوبارہ اس کو پڑھیں پھر اس کی تشریح اور بیان کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اس کی تلاوت کو ہمارے لئے موجب نجات بنا دے۔ (آمین)

اعلان

جملہ متعلقین اور شائقین ہفت روزہ "ختم نبوت" کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ادارہ "ہفت روزہ ختم نبوت" نے مولانا ضیاء الدین آزاد (مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) کو بحیثیت سرکولیشن منیجر مقرر کیا ہے۔ ہفت روزہ کی اشاعت بڑھانے کے سلسلے میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

چنیوٹ کانفرنس

(رپورٹ:۔ منظور احمد الحسینی صاحب)

(گزشتہ سے پیوستہ) تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے مولانا تاج محمود کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے مولانا غلام مصطفےٰ بہاولپوری سید محمد نوری، تاج العلماء مولانا تاج محمود مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی، مولانا محمد احمد لدھیانوی مولانا سید افتخار الحسن نے خطاب کیا۔ اس اجلاس کی پوری کارروائی مجلس کے ارگن ہفت روزہ لولاک فیصل آباد میں چھپ چکی ہے۔ چوتھی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوت کے بعد ملک کے ماہر ناز شعراء اور نعت خاں حضرات جناب صوفی محمد حفیظ جالندھری، احمد بخش چشتی، مولانا محمد شریف ماہی، حافظ محمد سلطان ڈیروی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا بعد ازاں مولانا محمد اقبال ظفر مبلغ سرگودھا، مولانا خدا بخش مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فاضلانہ خطاب فرمائے مولانا محمد اقبال ظفر نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئی نبوت بالاتفاق کفر ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں اس اجتماع کی وساطت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ قادیانیوں نے حال ہی میں ربوہ سے جو تازہ لٹریچر شائع کیا ہے اسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے ان تمام لٹریچر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

مولانا خدا بخش فاتح ربوہ نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت قرآن کی ایک سو آیات کم از کم ۲۱۰ احادیث اور اجماع امت کی رو سے ثابت شدہ قطعی اور یقینی ہے اسمیں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ہے آپ نے کہا کہ قادیانیوں کا اخبار الفضل (الدجل۔ ناقل) کئی ماہ سے مسلسل اشتعال انگیز بیانات شائع کر رہا ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے تمام لٹریچر اور تمام قادیانی پریس کو بحق سرکار ضبط کیا جائے نیز الفضل کے ایڈیٹر پبلشر اور ناشر کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ آپ کے بعد طارق محمود رضوی نے اپنی گرجدار آواز میں سر ظفر اللہ، ایم ایم احمد اور ڈاکٹر عبدالسلام کی ملک دشمن پالیسیوں اور سرگرمیوں پر کڑی تنقید کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ مرزائیت ملک وقت کا بدترین دشمن ہے۔ مرزائیوں نے آج تک پاکستان کو تہہ دل سے تسلیم نہیں کیا بلکہ "اکھنڈ بھارت" انکا الہامی عقیدہ ہے اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کا اقرار ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور اس نے انگریز کے اشارہ پہ مامور من اللہ، محدث، مجدد، مہدی، غیر تشریعی، ظلی بروزی، تشریعی نبی، خدا کا بیٹا، خدا کا باپ، خدا کی بیوی جیسے متضاد اور مہمل دعاوی کئے۔ نیز اس نے اپنے لٹریچر میں انبیاء کرام، اولیاء امت، اور پوری امت مسلمہ کو جی بھر کر گالیاں دیں۔

پانچویں نشست مولانا قاری دین محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد ابن مجاہد ملت، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن نے خطاب فرمایا آپ نے خطبہ کے بعد فرمایا، اس وقت روئے زمین پر کئی مذاہب موجود ہیں جن میں یہودی، عیسائی اور مسلمان سرفہرست ہیں انہیں سے ایک گروپ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول سمجھتا ہے۔ انہیں یہودی کہا جاتا ہے۔ اب اگر اس گروپ میں سے کوئی آدمی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ کر سیدنا

چنیوٹ کانفرنس

موسٰی علیہ السلام کو آخری نبی مانتا ہے تو وہ یہودی نہیں رہے گا بلکہ عیسائی بن گیا اگر کوئی عیسائی حضرت عیسٰی کو چھوڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے تو اب وہ عیسائی نہیں ہے بلکہ وہ اب مسلمان بن گیا۔ اب جو عیسائی ہے وہ موسٰی علیہ السلام دونوں کو نبی اور پیغمبر مانتا ہے اسی طرح سے ایک مسلمان حضرت عیسٰیؑ اور موسٰیؑ دونوں کو اللہ کا برحق رسول گردانتا ہے۔ اسی طرح سے کیجئے کہ ایک شخص جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ تو وہ اُمت مسلمہ سے کٹ کر قادیانی جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس کا اب اُمت مسلمہ کے ساتھ کوئی کسی قسم کا تعلق نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نبی تسلیم کرتا ہے جیسا کہ ایک مسلمان حضرت عیسٰیؑ کو اور ایک عیسائی حضرت موسٰیؑ کو سچا نبی مانتا ہے آپ نے زور دیکر کہا کہ نبی کی تبدیلی سے امت تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عقلی طور پر ثابت ہوا کہ قادیانی دائرہ اسلام اور دائرہ اُمت مسلمہ سے خارج ہو گئے۔

چھٹا اجلاس حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم کی زیر صدارت بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اس نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد مولانا عبدالرؤف مبلغ مجلس اسلام آباد کی گرج دار آواز سے شروع ہوا مولانا نے فرمایا کہ مرزائیت یہودیت کا چربہ ہے انہوں نے جنوبی افریقہ کی عظیم الشان کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔ مولانا نے یقین دلایا کہ ہم مرزائیوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک کر دم لیں گے۔

پونے ۹ بجے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ اور ہفت روزہ ختم نبوت کے مدیر مسئول جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تمام مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی شدید ضرورت ہے جب کہ لادینی عناصر اور قادیانی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کی قوت کمزور کر دیجائے۔ آخر میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کراچی میں بیرون ملک بھیجنے والے ادارے کے اگزیکٹو آفیسر زرتشت منیر احمد خان ہیں انہوں نے حکومت سے فوری طور پر ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔

۹ بجکر پانچ منٹ پر طالب علم رہنما اورنگ زیب صبیحی کو دعوت سخن دی گئی۔ سوا ۹ بجے مولانا امدادالحسن نعمانی نے انتہائی اچھوتے انداز میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا۔ مولانا موصوف کے بعد کالعدم خاکسار تحریک کے رہنما جناب اشرف خان نے تقریر کی آپ کے بعد جناب امین گیلانی نے منظوم کلام نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ نظم کے بعد شیعہ راہنما جناب علی غضنفر کراروی کا تعارف مولانا تاج محمود نے ان الفاظ میں کرایا۔

یہ درویش صفت انسان شاہ جی کے رفیق سید مظفر علی شمسی کا ساتھی کون مظفر علی شمسی جس نے ساری تحریک ختم نبوت میں ہمارا مکمل ساتھ دیا اور جاتے ہوئے اپنی پیاری سی یادگار کراروی صاحب کو دیدیا، جس مورچے پر، جس محاذ پر، جہاں کہیں ان کو دعوت دیگئی یہ وہاں پہنچے ہیں اور کفن باندھ کر پہنچے ہیں میری جماعت کے دل میں ان کے لئے بے پناہ محبت ہے، بے پناہ قدر ہے، تعصب ان میں نام کا نہیں ہے، فرقہ واریت ان میں بالکل نہیں ہے اس لئے یہ ہمیں پیارے ہیں اور یہ اسٹیج بھی فرقہ وارانہ نہیں ہے بلکہ اتحاد بین المسلمین کا ہے، اب میں جناب کراروی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ جناب کراروی نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا برادران اسلام، ہمارے بزرگ علماء کرام اور قائدین عظام۔ یقیناً میں اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتا ہوں اور میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر مجھے نجات ملے گی تو صرف اس میں ملے گی جو میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاروان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوں اور کیوں نہ چلوں جس کے میر کاروان قدوۃ السالکین مولانا خان محمد صاحب ہوں اور اس کاروان کے ساتھ کیوں نہ چلوں جس کا تاجدار تاج الخطباء مولانا تاج محمود ہوں، اس شریف کاروان کے ساتھ کیوں نہ چلوں جس کا حدی خواں شریف الخطباء مولانا محمد شریف جالندھری ہوں اور اس کاروان میں میرا دل کیوں نہ مضبوط ہو جس میں پیچھے کا جگر شاہین کا تجسس مولانا اللہ وسایا صاحب ہوں اس کاروان میں شرکت کے لئے ہم کیوں ججھک آئے کہ جس میں شیر بیشہ مجلس مولانا محمد اشرف ہمدانی ہوں۔ میں سیاسی نہیں جو بولتا رہوں اور میں سنیاسی نہیں جو خاموش رہوں۔

شعر: رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے!

باقی صفحہ ۲۰ پر

بسلسلہ
حیات عیسیٰ علیہ السلام امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ

امام ابوالبرکات نسفی کا عقیدہ

امام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی (م ۷۱۰ھ) تفسیر "مدارک التنزیل" میں متعدد جگہ اس عقیدہ کی صراحت فرمائی ہے۔ آیت کریمہ "مکروا ومکر اللہ" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

ومکر اللہ - ای جازاھم علیٰ مکرھم۔ بان رفع عیسیٰ الی السمآء فالقی شبھۃ علیٰ من اراد اغتیالہ

حق تعالیٰ نے تدبیر کی۔ یعنی ان کی تدبیر کا توڑ کیا۔ بایں طور کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو اچانک قتل کرانا چاہتا تھا۔

اور آیت کریمہ "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم" کے تحت لکھتے ہیں:۔

فاجتمعت الیھود علیٰ قتلہ فاخبرہ اللہ بانہ یرفعہ الی السماء ویطھرہ من صحبۃ الیھود۔

"پس یہودی آپ کے قتل پر متفق ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہود کی صحبت سے پاک کر دیں گے۔

اور آیت کریمہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

والضمیران لعیسیٰ۔ یعنی وان منھم احد الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ۔ وھم اھل الکتاب الذین یکونون فی زمان نزولہ۔ روی انہ ینزل من السمآء فی اٰخر الزمان۔ فلا یبقیٰ احد من اھل الکتاب الا یؤمن بہ حتی تکون الملۃ واحدۃ وھی ملۃ الاسلام

"یا "بہ" اور "موتہ" کی دونوں ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہیں۔ یعنی اہل کتاب میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے، اور یہ وہ اہل کتاب ہیں جو آپ کے نزول کے وقت موجود ہوں گے۔ مروی ہے کہ آپ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے پس اہل کتاب میں ایک شخص بھی نہیں رہے گا۔ جو آپ پر ایمان نہ لے آئے۔ یہاں تک کہ بس ایک ہی دین رہ جائے گا۔ اور وہ ہے دین اسلام"

اور آیت کریمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کے تحت لکھتے ہیں:۔

ای اٰخرھم۔ یعنی لا ینبأ احد بعدہٗ۔ وعیسیٰ علیہ السلام ممن نبئ قبلہ وحین ینزل۔ ینزل عاملا علیٰ شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانہ بعض امتہ

"خاتم النبیین سے مراد ہے آخری نبی۔ یعنی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپ سے پہلے مل چکی ہے اور جب وہ نازل ہوں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ گویا وہ امت کے ایک فرد ہوتے ہیں۔

اور آیت کریمہ "وانہ لعلم للساعۃ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

وان عیسیٰ یعلم بہ مجیء الساعۃ۔ وقرأ ابن عباس رضی اللہ عنہ لعلم للساعۃ وھو العلامۃ ای وان نزولہ لعلم للساعۃ

(آیت کا مطلب یہ ہے) کہ عیسیٰ علیہ السلام (کی تشریف آوری) سے قیامت کے آنے کا علم ہوگا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت میں علم (بفتح لام) ہے۔ اور علم علامت کو کہتے ہیں۔ یعنی بلاشبہ آپ کا نزول قیامت کی نشانی ہے"

اور کشف الاسرار شرح المنار" میں تواتر کی بحث میں لکھتے ہیں:۔

فعلم انه كما لا يتحقق النقل المتواتر فى قتله لايتحقق فى صلبه ولان النقل المتواتر بينهم فى قتل رجل علموه عيسى وصلبه وهذا النقل يوجب علم اليقين فيما نقلوه ولكن لم يكن ذلك الرجل عيسى وانما كان مشتبهاً به كما قال الله تعالى: "ولكن شبه لهم"

"... پس معلوم ہوا کہ نقل متواتر جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل میں متحقق نہیں، اسی طرح آپ کے سولی دئے جانے کے بارے میں بھی متحقق نہیں۔ نیز یہ کہ ان کے درمیان جو نقل متواتر تھی۔ وہ یہ تھی کہ ایک شخص جس کو وہ عیسیٰ سمجھتے تھے۔ قتل ہوا۔ اور سولی دیا گیا۔ یہ نقل متواتر اتنی بات کا یقینی فائدہ دیتی ہے لیکن واقع میں یہ شخص عیسیٰ نہیں تھا۔ بلکہ ان کے مشابہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیکن

وروى ان اليهود لما دخلوا عليه قال عيسى عليه السلام لاصحابه من يريد ان يلقى الله عليه شبهى فيقتل وله الجنة فرضى به واحد منهم فالقى الله تعالى شبه عيسى عليه السلام عليه فقتل ورفع عيسى عليه السلام الى السماء ولم يبر

(كشف الاسرار ص ۲۲)

وہی شکل بن گئی ان کے سامنے۔ مروی ہے کہ جب یہود نے ہجوم کیا تو حضرت علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا۔ کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر میری شباہت ڈال دیں۔ پس وہ میری جگہ قتل ہو جائے اور اس کے لئے جنت ہو۔ ایک شخص اس پر راضی ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شباہت اس پر ڈال دی وہ قتل کیا گیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔

امام ابن قدامہ المقدسی کا عقیدہ

الامام العلامہ شرف الدین ابو العباس احمد بن الحسن بن عبد اللہ بن محمد قدامہ المقدسی الحنبلی (۶۹۳ھ – ۷۷۱) اپنی کتاب "تحقیق البرہان فی رسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی الجان" میں لکھتے ہیں:۔

هذا مع اخبار النبى صلى الله عليه وسلم بنزول عيسى على المنارة البيضاء شرقى دمشق وانه يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويقتل الدجال بباب لد فشرع محمد صلى الله عليه وسلم لاينسخ بل هو باق ومستمر وعيسى عليه السلام يكون حاكما بالشريعة المحمدية عند نزوله

(بحر الجواہر البحار للنبہانی ج ۳ ص ۱۹۶)

اور یہ اس کے باوجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید شرقی منارہ پر اتریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی بلکہ قیامت تک باقی رہے گی اور عیسیٰ علیہ السلام بوقت نزول شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ حکم کریں گے۔

شیخ عبد العزیز بخاری کا عقیدہ

شیخ علاؤ الدین عبد العزیز بن احمد بن محمد البخاری الحنفی (۷۳۰ھ) "کشف الاسرار شرح اصول بزدوی" میں لکھتے ہیں:۔

ان التواتر فى قتل رجل ظنوه عيسى وصلبه قد وجد ولكن ذلك الرجل لم يكن عيسى وانما كان مشبها به كما بين الله تعالى: بقوله "ولكن شبه لهم" وقد جاء فى الخبر ان عيسى عليه السلام قال لمن كان معه من يريد منكم ان يلقى الله شبهى عليه فيقتل وله الجنة فقال رجل انا فالقى الله تعالى: شبه عيسى عليه السلام فقتل الرجل ورفع عيسى عليه السلام الى السماء

(كشف الاسرار على بزدوی ص ۳۶۹ ج ۲)

"یہود کا تواتر اس شخص کے قتل وصلب میں، جس کو انہوں نے عیسیٰ سمجھا، بلاشبہ موجود ہے لیکن یہ شخص عیسیٰ نہیں تھا بلکہ آپ کا ہمشکل بنا دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں فرمایا ہے "ولیکن وہی شکل بن گئی ان کے سامنے" روایت میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہو جائے اور اس کے لئے جنت ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈال دی وہ شخص قتل ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

٭ ٭ ٭
٭ ٭ ٭

کاروانِ ختمِ نبوۃ

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے لاہور کے ایک ہوٹل میں اپنے دئے گئے استقبالیہ میں جو شر انگیز بیان دیا تھا اس پر ملک بھر میں زبردست ردّ عمل ہوا اور علمائے کرام نے سخت احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف شہروں سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

جھنگ

مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام حسین نے اطلاع دی ہے کہ یہاں علمائے کرام کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرزا طاہر کی موجودہ سرگرمیوں پر غور ہوا۔ علمائے کرام نے اپنے بیان میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ مرزا طاہر کا بیان مسلمانان پاکستان کے لئے ایک چیلنج ہے۔ جو آئین کی کھلی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ انہوں نے مرزائی گروہ پر الزام لگایا کہ وہ ایک سازش کے تحت ۱۹۷۳ء کے آئین منسوخ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ ملک میں اسلام کی حفاظت اور پاکستان کی سالمیت کے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور مرزائیوں کے عزائم کو انشاء اللہ خاک میں ملا دیں گے۔

اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائی گروہ کے فنڈ منجمد کئے جائیں اور ان کے تمام دفاتر سربمہر کئے جائیں اس کے علاوہ مرزا طاہر کو ملکی قانون کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے ان نام نہاد مسلمانوں سے توبہ کرنے کے لئے کہا ہے۔ جنہوں نے مرزائیوں کے استقبالیہ میں شرکت کی۔

مرزا طاہر کو گرفتار کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ جھنگ کی ایک اور تنظیم جمیعت المومنین والمسلمین کے صدر جناب مولانا صادق اور ان کی جماعت کے اراکین نے بھی کیا ہے۔

گجرات

مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کے ناظم اعلیٰ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں شہر کے گیارہ مقامات پر علمائے کرام نے سیرۃ النبی، عقیدہ ختم نبوت ورد مرزائیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ علماء کرام میں مولانا حبیب اللہ مبلغ گوجرانوالہ، مولانا عبدالغفار، مولانا قاری اختر، مولانا عبدالرؤف نے اجتماعات سے خطاب کیا۔

علماء کرام نے اپنے بیان میں مرزائیت کے کفریہ عقائد کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کے علاوہ ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف پاکستان میں وہ غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں اور ملیشیا کی حکومت نے بھی انہیں غیر مسلم قرار دے کر انکی شہریت تک منسوخ کر دی اس کے علاوہ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے ان کا یہ دعویٰ بھی خارج کر دیا کہ وہ مسلمان ہیں۔

آخر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ چونکہ مرزائیوں کے نزدیک جہاد حرام ہے اس لئے ان کو فوج میں بھرتی نہ کیا جائے۔ مرزائیوں کی تمام کتابوں کو ضبط کرنے اور مرزا طاہر کو فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

کوئٹہ

کوئٹہ سے آمدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر چند

قرار دادیں منظور ہوئیں۔

ایک قرار داد میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز کاروائیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ مرزائی شریعت اسلامیہ کی رو سے نہ صرف کافر بلکہ مرتد و زندیق ہیں اور آئینی طور پر مملکت میں وہ غیر مسلم قرار پا چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر شریعت اسلامیہ اور آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کے حالیہ بیانات اور خصوصاً لاہور کے ایک ہوٹل میں ان کا خطاب سے پاکستان کے مسلمانوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ لہٰذا حکومت مرزا طاہر کی حرکتوں کا نوٹس لے اور حالات خراب ہونے سے بچائے۔

ایک اور قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو شعائر اسلام کی تواہین اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے سے روکا جائے اور نبوت اور مہدی کا دعویٰ کرنے والے کے خلاف شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے۔

بہاولپور

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی ایک رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، خطیب ربوہ مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی، نظام العلماء پاکستان پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام مصطفیٰ، مجلس اہلسنت والجماعت بہاولپور کے راہنما مولانا محمد یوسف، مولانا عطاء الرحمٰن نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا کہ مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ کا لاہور کے ایک اعلیٰ ترین ہوٹل میں سیکورٹی کی حفاظت میں استقبالیہ میں اشتعال انگیز بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی حکومت کے بعض لوگوں کی سرپرستی میں ملک عزیز میں فسادات کرانا چاہتے ہیں۔

نیز اس استقبالیہ میں مجلس شوریٰ کے اراکین اور معزز لوگوں کی شرکت انتہائی افسوسناک امر ہے۔ ایک طرف تو یہ لوگ اسلامی نظام کے علمبردار کہلاتے ہیں۔ دوسری طرف اسلام دشمن قادیانی جماعت کی سرپرستی کا موقعہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ان لوگوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کو خنزیر ...

ولد الحرام۔ کنجریوں کی اولاد قرار دیتا ہے۔ مرزا طاہر احمد کے استقبالیہ میں شریک ہونے والے مسلمان اتنے بے حس و بے غیرت ہو گئے ہیں۔ کہ ان کو مرزائے قادیانی کی تعلیمات سے شرم تک نہیں آتی۔ یا پھر یہ لوگ اندرون خانہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور پاکستان میں خانہ جنگی کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

ان راہنماؤں نے حکومت پاکستان سے پُر زور احتجاج کیا ہے۔ کہ قادیانی اور ان کی کاسہ لیسی کرنے والے افراد پر کڑی نظر رکھے۔ تاکہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ میں ان لوگوں کی شرارتوں کی وجہ سے رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ نیز ان راہنماؤں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت سے متعلق اسمبلی کی مکمل رو داد اور صمدانی کمیشن کی رپورٹ شائع کی جائے تاکہ اصل حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ اور ملک عزیز میں قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ تاکہ ان کی شر انگیزیوں سے ملک محفوظ رہے۔ مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ کا لاہور کے ایک اعلیٰ ترین ہوٹل میں پولیس کی حفاظت میں شر انگیز بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی ٹولہ بعض حکام اور کلیدی اسامیوں میں فائز لوگوں کی سرپرستی میں ملک عزیز میں فسادات کرانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد سے اس اشتعال انگیز بیان کا نوٹس لیا جائے۔ نیز ان کو فوری طور پر گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی بد طینت اور مفسد کو آئین پاکستان کی بغاوت کی جرأت نہ ہو سکے۔

مولانا نے مزید کہا کہ مرزائیوں کا سرکاری آرگن روزنامہ "الفضل" جو عرصہ دراز سے امت مسلمہ کے متفقہ عقائد کے خلاف اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کا ارتکاب کر رہا ہے۔ پر پابندی عائد کر کے اس کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک قرار داد کے ذریعہ بہاولپور کی سول اور مارشل لاء انتظامیہ سے پُر زور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں ...

سے علیحدہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بہاولپور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا ڈسٹرکٹ منیجر محمود احمد اور محکمہ انہار میں قادیانی افسران چودھری نذیر احمد ایگزیکٹو انجینئر اریگیشن۔ غلام احمد سپرنٹنڈنٹ۔ بشیر احمد خان اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نیاز احمد مسعود سینئر کلرک، عبدالمجید جونیئر کلرک دفتر چیف انجینئر محکمہ انہار بہاولپور۔ اور مسز جمیلہ ڈار ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز کمپری ہنسیو ہائی سکول بہاول پور اور دیگر اعلیٰ عہدوں پر فائز مرزائی افسران جو کہ اپنے ماتحت ملازمین کے لئے دردِ سر بنے ہوئے ہیں۔ فی الفور معطل کیا جائے۔ اور اُن کی قائمقام دیانتدار مسلمان افیسرز کو متعین کیا جائے۔ جسے سامعین نے بالاتفاق منظور کیا۔ واضح رہے یہ قرار دادیں جامع الصادق کے جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع میں منظور کی گئی۔

بقیہ :- چنیوٹ کانفرنس

آنسو کو مرے لے کر دامن پہ ذرا جانچو
جم جائے تو خوں سمجھو، بہہ جائے تو پانی ہے

آپ نے کہا کہ تمام مرضوں کا علاج صرف اور صرف نظام مصطفےٰ کے نفاذ میں ہے۔ آج یہ قادیانیت، جو پاکستان کے سینے پر ناسور ہے اس وجہ سے ہے کہ یہاں پر اسلامی قانون کا نفاذ نہیں اور یہ دو ناسور عرب کا اسرائیل اور پاکستان کا (ناسور) مرزائیل ہر دو انتہائی خطرناک ہیں۔

انہوں نے علماء اور اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ باہمی اتحاد، اتفاق اخوت، یکجہتی اور یکانگمت کی فضا پیدا کریں۔

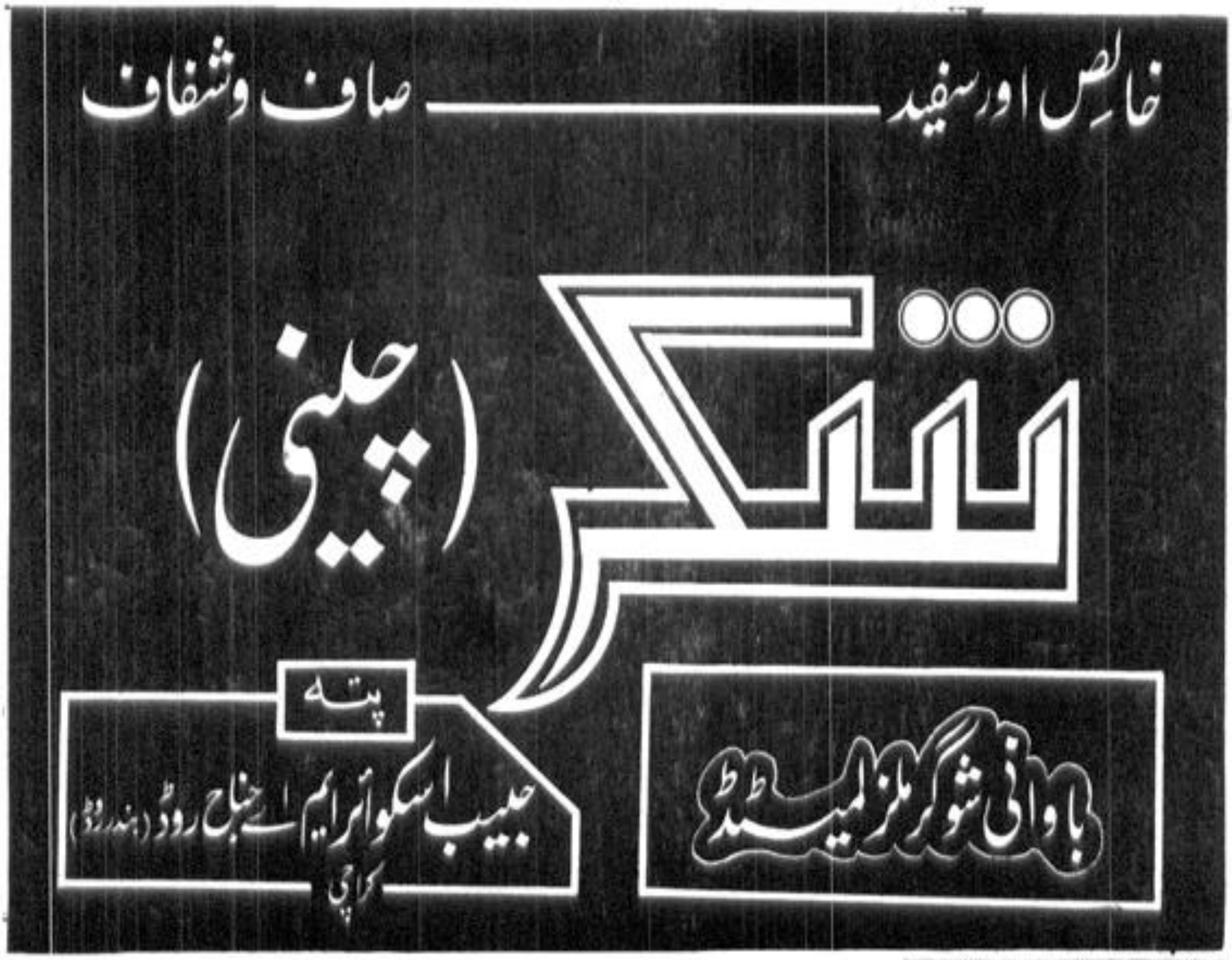

ترکی اخبارات کا مطالعہ

ذرا اپنے جائے نمازوں کو دیکھیں ؟

جن جائے نمازوں کو ہم روز استعمال کرتے ہیں، ان پر دو تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ ایک تو بیت اللہ شریف کی ہے جسے تمام مسلمان خوب جانتے ہیں۔ دوسری تصویر کس چیز کی ہے؟ کیا قبلۂ اوّل بیت المقدس ہے...... جی نہیں کوئی مسجد؟ جی نہیں۔ مسجد نبوی تو یقیناً نہیں ہے۔ جس کی شکل ہر مسلمان کے دل و جان پر نقش ہے۔ اگر کوئی اور مسجد ہے، تو بیت اللہ کے دوش بدوش جائے نمازوں پر کیوں بنائی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت کیا ہے جو یہ ہماری عبادات میں رکوع و سجود میں ہر وقت ہمارے پیش نظر رکھی جاتی ہے۔

واضح ہو کہ یہ کوئی مسجد نہیں بلکہ قسطنطین اعظم کا استنبول میں تعمیر کردہ کلیسا "سینٹ صوفیا" ہے جسے سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مسجد میں تبدیل کر دیا گیا تھا اور جسے "مغرب سے رواداری کی شریعت" کے امام اعظم مصطفےٰ کمال پاشا نے کمال مسرت سے دوبارہ کلیسا میں تبدیل کر دیا تھا۔ عالم اسلام میں ہنگامہ برپا ہونے کے باعث اسے بعد میں قومی عجائب خانہ بنا دیا گیا، لیکن مسجد کا درجہ اسے آج تک دوبارہ نہیں دیا گیا۔

قالین سازی اٹلی کی بڑی صنعت ہے۔ یہ ملک زمانۂ دراز سے اسلامی دنیا کو جائے نمازیں بھی فراہم کر رہا ہے۔ اس کے باشندے اپنے مذہب عیسائیت کے بارے میں بڑے مخلص اور پر جوش ہیں فتح قسطنطنیہ ان کے لئے بڑا حساس مسئلہ تھا اور کلیسائے ایا صوفیہ تو ان کی جان تھا۔

انہوں نے جائے نمازیں ڈیزائن کیں تو یہ مفتوح کلیسا بیت اللہ شریف کے دوش بدوش بنا دیا۔ ہماری بے حسی، بے بصری اور بے خبری پر اس سے بڑا طنز ممکن نہیں۔

اب آپ اپنے گھر میں موجود جائے نمازیں دوبارہ دیکھئے بعض پرانی جائے نمازوں میں یہ کلیسا بائیں طرف اور بیت اللہ شریف دائیں طرف ملے گا۔ سالہا سال تک یہ ڈیزائن چلتا رہا۔ آپ کی بے خبری کی انتہا ناپی جاتی رہی۔ پھر خاموشی سے بیت اللہ بائیں طرف اور کلیسا دائیں طرف کر دیا گیا۔ اب کثرت سے جائے نمازوں میں یہی ڈیزائن ملے گا۔ دیکھئے ذرا اپنی جائے نماز۔

جب عیسائی اور یہودی قالین سازوں کو یقین ہو گیا کہ اس بے خبر ملت اسلامیہ نے اس تبدیلی کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ تو پھر وہ ایک قدم اور آگے بڑھ گئے۔ اب بعض جائے نمازیں آپ کو ایسی بھی ملیں گی جن میں بیت اللہ شریف غائب اور صرف کلیسائے قسطنطین اعظم آپ کے روبرو ہو گا!

ساری قالینیں اٹلی سے تو نہیں آتیں۔ ہم بھی بناتے ہیں۔ مگر یہ پاکستانی جائے نمازیں بنانے والے بھی اتنے ہی "بے خبر" مسلمان ہیں جتنے مقتدی اور امام اور علماء اور مشائخ اور مبلغ و دانشور اور پوری قوم مقام عبرت ہے کہ نہیں!

اس سے زیادہ عبرت کا مقام یہ ہے کہ اس کا انکشاف ایک صدی سے زیادہ زمانہ گزرنے کے بعد پہلی بار کیا جا رہا ہے۔ آخر یہ بھیانک منظر ہمارے دیدہ وروں کی نگاہوں سے اوجھل کیوں رہا۔

اب مسئلہ کا حل کیا ہے؟ یہی کہ اوّل آپ اپنی دینی اور قومی غیرت کو ذرا بیدار کریں، سرسری انداز فکر و نظر ترک کر دیں، کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ اور یہ بھی دیکھ کر دشمن کتنا بڑا منصوبہ ساز، کتنا صابر اور کیا مستقل مزاج ہے!۔

ہمارے قالین ساز اپنے اسٹاک ضائع کرنے کا نقصان ذرا سہہ لیں، لیکن اب ہر نئی جائے نمازیں بنائی جائیں ان میں کلیسا کو

قومی اخبارات کا مطالعہ

پرانے نہ کریں۔ نئے خریدار جائے نمازیں دیکھ کر خریدیں۔ خصوصاً وہ جائے نمازیں جن میں صرف کلیسا کا نقشہ بنا ہوا ہے قطعی نہ خریدیں۔ ائمہ مساجد مقتدیوں میں اس کا اعلان کریں۔ مسجدوں سے ایسے جائے نمازوں کو رخصت کریں۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت کراچی ۲ فروری ۱۹۸۳ء)

مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ نہ ملی

کراچی ۳ فروری (نامہ نگار) مغربی جرمنی کی حکومت کی جانب سے سیاسی پناہ کی درخواست مسترد ہونے کے بعد پاکستان پہنچنے والا پیپلز پارٹی کا کارکن گرفتار کر لیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ محمد قاسم ۱۹۶۷ء میں مغربی جرمنی گیا۔ وہاں اس نے سیاسی پناہ کی درخواست دیتے ہوئے مغربی جرمنی کی حکومت کو بتایا کہ وہ قادیانی اور کالعدم پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کا ایک نہایت سرگرم اور اہم رکن ہے اور موجودہ حکومت اسے گرفتار کر کے نظر بند کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح مغربی جرمنی کی حکومت ۱۰ سال تک اس کی درخواست پر غور کرتی رہی اور یہ وہاں ملازمت کرتا رہا۔ لیکن گزشتہ روز اس کی سیاسی پناہ کی درخواست مسترد کر کے اسے واپس پاکستان روانہ کر دیا گیا آج جب وہ طیارے سے باہر آیا تو ایف آئی اے پاسپورٹ سیل نے اسے حراست میں لے لیا۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی ۴ فروری ۱۹۸۳ء)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر کا پتہ

تمام مدارس ملحقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بعض حضرات کو قاسم العلوم ملتان کی گلگشت کالونی منتقلی کی وجہ سے یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ شاید وفاق کا مرکزی دفتر بھی وہاں منتقل ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر ڈاک کا پتہ ذیل ہے۔ لہٰذا تمام حضرات خط و کتابت کرتے وقت مندرجہ ذیل پتہ یاد رکھیں۔

مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
جامعہ قاسم العلوم ملکھیڑی روڈ ملتان شہر

المعلن :۔ عبدالرحمٰن سرحدی ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
جامعہ قاسم العلوم ملکھیڑی روڈ ملتان۔

جامع مسجد کی میں

جلسہ سیرت النبیؐ

کوئٹہ ۲۹ دسمبر (اسٹاف رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا ساتواں جلسہ جامع مسجد کی میں ہوا جس سے مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی مولانا عبدالرشید ہزاروی مولانا قاری عبداللہ منیر اور صوفی جلال الدین نے خطاب کیا علماء نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل دنیا تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی جہالت کی تاریکی اور بد اعتقادی کی تاریکی تھی یاری قتل و غارت گری عام تھی اور جاہلیت میں لوگ اپنی بچیوں کو قتل کر دیتے تھے۔ حضورؐ کی آمد سے دنیا سے تاریکی ختم ہو گئی اور ہر طرف اجالا چھا گیا علماء نے کہا کہ حضورؐ کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ انہوں نے جاہلیت میں ڈوبی ہوئی قوم کو دنیا کی شاہی دی اور دنیا میں امن و سکون ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہی عمل کر کے ہم ترقی کر سکتے ہیں۔ کل بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال میں سیرت النبیؐ کا آٹھواں جلسہ ہوگا جس سے قاری عبدالرحیم رحیمی مولانا عبدالرشید ہزاروی، قاری عبداللہ منیر، قاری مسعود احمد، مولانا نذیر احمد تونسوی اور صوفی جلال الدین خطاب کریں گے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کوئٹہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ:۔ افادات عارفی

تھی۔ اپنی انہوں نے استعداد سے ——— کام نہ لیا مگر ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے مسلمانوں کو جب ایمان کی دولت عطا فرما دی کہ اس کی بدولت کبھی کبھی دکھا الی اللہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اسطرح رجوع الی اللہ اور استغفار سے اس کے گناہ محو ہو جائیں گے۔ تو ایمان بہت بڑی طاقت ہے لیکن اس کے تحفظ کے لئے سامان ضرور کیا جائے اور اس کو جو ضعف پہنچانے والی چیزیں ہیں ان سے پرہیز و احتیاط لازمی ہے۔

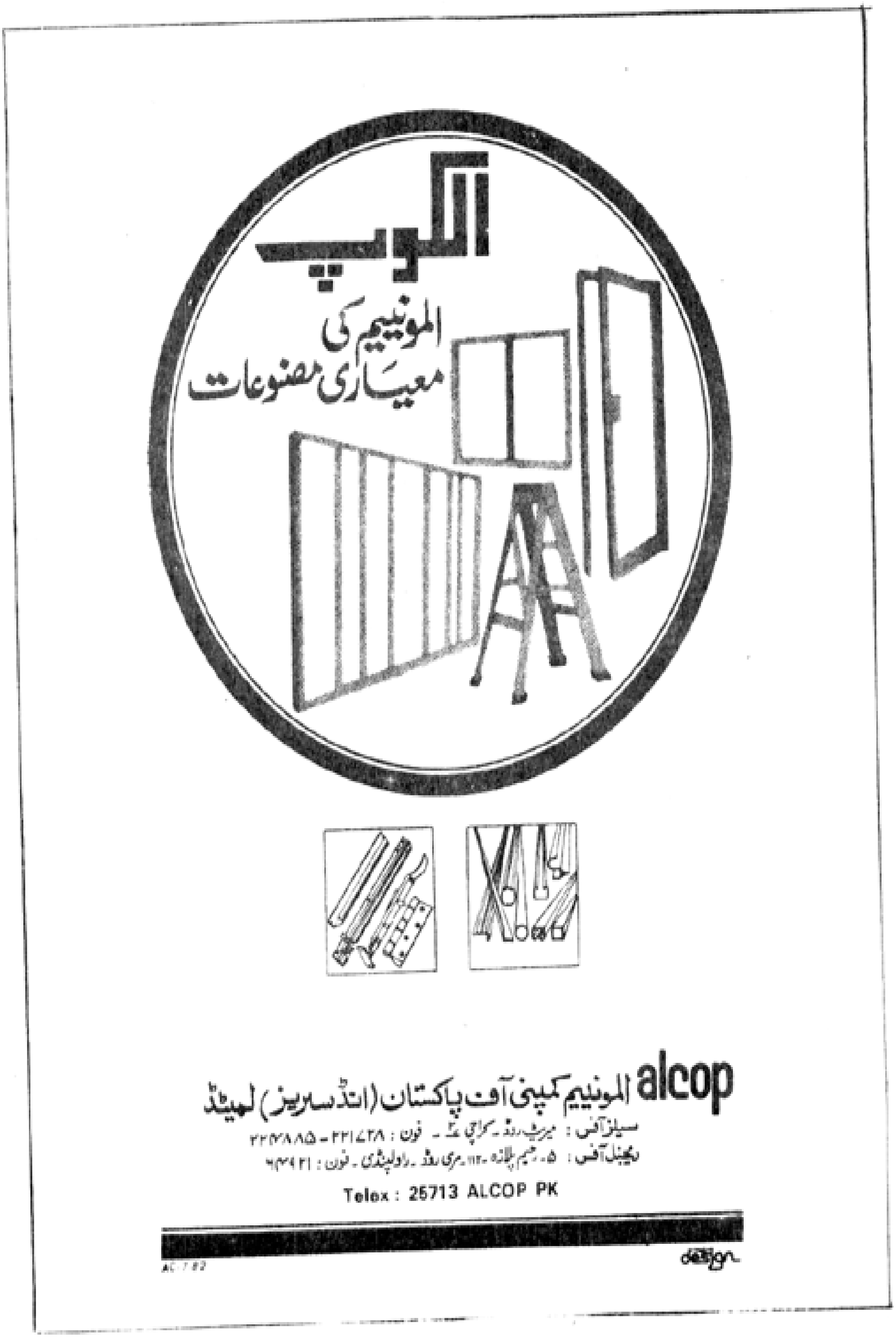
الکوپ
المونیم کی
معیاری مصنوعات
alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : میریٹ روڈ ۔ کراچی ۲ ۔ فون : ۲۲۱۷۲۸ - ۲۲۳۸۸۵
ریجنل آفس : ۵ ۔ جمیل پلازہ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون : ۶۳۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
design

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

قاری محمد شاہ مرادپوری

گلہائے عقیدت

لب پہ جب بھی شہِ والا کا نام آتا ہے
جھوم اٹھتا ہے دل کہ اب کی گھڑی انکی نظر ہے

ترے ذکر سے دل کو سکوں میسر ہے
ترے نام سے راحتِ قلب ونظر ہے

خدائے پاک کا تو آخری پیغامبر ہے
توئی رہبر و رہنمائے جن و بشر ہے

خدائے پاک کا قرب تجھ کو میسر ہے
بحکمِ خدا تو نذیر و مبشر ہے

شفاعت آپؐ کی گر مجھ کو میسر ہے
تو پھر مجھ کو کیا خوفِ محشر ہے

میں عاصی ہوں تجھ پہ میری نظر ہے
غلام ہوں آقا بس یہی میرا فخر ہے

اے شاہ تو گدائے کوچۂ خیر البشر ہے
نگاہ کیجیو آقا کہ اس کا حال ابتر ہے